

مرکافات (سفید چہرے کا لے دل)۔ از۔ فاطمہ احمد۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

مکافات (سفید چہرے کا لے دل)

فاطمہ احمد

میں شائستہ۔۔۔ محمد رئیس خان اور فرزانہ رئیس خان کی بیٹی میں اپنے نام کی طرح بہت خوب صورت ہوں۔۔۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو سونے کا نوالا منہ میں لے کر پیدا ہوتے ہیں۔۔۔ مجھ سے چھوٹی تین بہنیں ہیں۔۔۔ ایمن، زار اور فضا۔۔۔ ہمارے خاندان میں سب ہی بہت امیر ہیں۔۔۔ سب کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ انہیں خواہش اور حسرت جیسے الفاظ کا پتہ ہی نہیں۔۔۔ پیسے نے سب کو اتنا بے حس بنا دیا ہے کہ کسی کو کسی دوسرے کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں فرزانہ رئیس خان۔۔۔ رئیس خان کی اہلیہ۔۔۔ شادی سے پہلے میری پوری زندگی اتنی شاندار گزری کہ مجھے دکھ اور تکلیف جیسے الفاظ کا مطلب ہی کبھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔ پھر مجھے اپنے چچا زاد رئیس خان سے محبت ہو گئی۔۔۔ چونکہ وہ بھی مجھ میں دلچسپی رکھتے تھے۔۔۔ تو انہوں نے میرے لئے رشتہ بھیج دیا۔۔۔ ان سے شادی

Posted On Kitab Nagri

کے بعد تو گویا میں آسمانوں میں اڑنے لگی۔۔۔ ہر چیز ہی بہت اچھی لگتی تھی۔۔۔ اور خاص طور پر یہ دنیا بہت حسین لگنے لگی تھی۔۔۔

لیکن میں بھول گئی تھی کہ یہ دنیا اس وقت تک حسین لگتی ہے جب تک آپ مضبوط ہوتے ہیں۔۔۔ لوگ آپ کی کمزوری ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔۔۔ اور جیسے ہی آپ کی کوئی کمزوری ان کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔۔۔ پھر وہ آپ کو ذلیل کروانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔۔۔ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔۔۔ شادی کے بعد میرے شوہر میرے لیے سب کچھ تھے۔۔۔ میری محبت مجھے مل چکی تھی مجھے اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔ جو کچھ مانگا مل گیا۔۔۔ مگر کچھ لوگ تھے جو میری خوشیوں سے جلتے تھے۔۔۔ اور وہ انتظار میں تھے۔۔۔ کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ پھر میں کبھی مسکرا نہ سکوں اور ان کی یہ خواہش پوری بھی ہو گئی۔۔۔

میں محمد افنان صدیقی۔۔۔ بہت کالا اور بہت غریب۔۔۔ کہتے ہیں غریب کا کوئی رشتہ دار نہیں ہوتا اور اگر پھر وہ انتہائی کالا ہو تو اس کا کوئی دوست بھی نہیں ہوتا۔۔۔ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں سوائے میری ماں کے۔۔۔ جب لوگ مجھے میرے کالے رنگ کی وجہ سے تنگ کرتے تو میں بہت روتا۔۔۔ مگر میری ماں ہمیشہ مجھ سے یہی کہتیں کہ بیٹا رنگ کالا ہونے سے کچھ نہیں ہوتا بس دل کالا نہی ہونا چاہیے۔۔۔ اور اپنی ماں کی ایک یہی بات مجھے سمجھ نہیں آتی

شائستہ نہ صرف بہت حسین تھی بلکہ بہت ذہین بھی تھی۔۔۔ صرف وہ ہی نہیں بلکہ اس کے خاندان کا ہر فرد ہی بہت خوبصورت تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کسی چیز کی کوئی کمی نہ تھی۔۔۔ اس کے گھر میں بلکہ پورے خاندان میں اگر کسی چیز کی کمی تھی تو وہ محبت اور خلوص۔۔ جیسی چیزیں تھیں۔۔ اس کے ماں باپ بھی ایسے ہی تھے اس کے والد نے ان چاروں بہنوں کے سر پر کبھی شفقت کا ہاتھ بھی نہیں رکھا تھا۔۔ اس کی ماں بھی ایسی ہی تھیں۔۔۔ جذبات اور احساسات سے عاری۔۔۔ شائستہ کو اپنے خالہ زاد سے محبت ہو گئی

اور جب اس نے اسد سے اظہار محبت کیا تو اسے پتہ چلا کہ اسد بھی اسے بہت چاہتا ہے۔۔ اور جلد ہی وہ اپنے گھر والوں کو رشتے کے لیے کہہ گا۔۔ اور پھر جلد ہی ان دونوں کی منگنی کر دی گئی۔۔۔۔۔

شائستہ کی پڑھائی مکمل ہونے میں ایک سال باقی تھا اور شادی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طے پائی تھی۔۔۔ شائستہ کا خیال تھا کہ وہ شادی کے بعد اپنے شوہر کے ہمراہ امریکہ شفٹ ہو جائے گی۔۔ اور اس بات پر اسد اور اس کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔ اسد کے والد اور چچا کا بزنس امریکہ میں تھا۔۔ تو شائستہ کی خواہش تھی کہ وہ شادی کے بعد امریکہ میں رہنا چاہتی ہے۔۔۔ اور جب اس کی اس خواہش پر کسی نے اعتراض نہیں کیا تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔۔۔ جس محبت کے لیے وہ ترستی تھی۔۔ اب اسے وہ محبت اسد سے ملنے کی خواہش تھی

www.kitabnagri.com

مگر اسے کیا پتہ تھا کہ اسد ایک انتہائی ڈرپوک قسم کا انسان تھا۔۔ وہ اپنی عزت نفس کی خاطر سب کچھ قربان کر سکتا تھا۔۔ یہاں تک کہ اپنی محبت بھی۔۔۔

کالو کالو کالو۔۔ اس نے اپنے لیے بچپن سے ہی یہ الفاظ سنے تھے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی کہتا کوا۔۔۔ تو کوئی کہتا توا۔۔۔ کوئی کہتا نظر کا ٹیکہ تو کوئی اس سے اس کے کالے رنگ کی وجہ سے منہ ہی پھیر لیتا۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔ اور کوئی بھائی بہن تھا نہیں۔۔۔
وہ لوگ ویسے بھی غریب ہی تھی۔۔۔ مگر باپ کے مرجانے کے بعد سارے رشتے بھی مر چکے تھے۔۔۔ یہ سب غربت کے کمالات تھے۔۔۔

ماں کپڑے سی کر گزارا کرنے لگی تھی۔۔۔ اور کپڑوں پر کڑھائی بھی کرتی تھی۔۔۔ بہت سے لوگ اسے کام دے جاتے اور وہ دن رات ایک کر کے سلائی کڑھائی کر کہ اپنے گھر کے اخراجات پورے کرتی تھی۔۔۔۔
وہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ اور ایک ذہین بچہ تھا۔۔۔۔۔

جب اس کے باپ کا انتقال ہوا تو وہ محلے کے ایک پرائیویٹ سکول میں پانچویں کلاس میں پڑھتا تھا۔۔۔ جب باپ مر گیا تو پرنسپل نے کہا کہ ایک شرط پر میں تمہارے سارے اخراجات خود اٹھاؤں گا کہ تم ہر کلاس میں فرسٹ آؤ گے۔۔۔ تو اس بات پر اس نے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں جب میں کچھ بن جاؤں گا تو میں آپ کے سارے پیسے واپس کروں گا۔۔۔ اس کی خودداری دیکھتے ہوئے پرنسپل نے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔
آج وہ اسسٹنٹ کمشنر افنان صدیقی تھا۔۔۔ اس کی محنت رنگ لے آئی تھی۔۔۔ یہ اس کی ماں کی دعاؤں اور خود اس کی محنت اور صبر کا نتیجہ تھا۔۔۔ آج اس کے بہت سے دوست تھے اور۔۔۔ کچھ رشتے داروں کے دلوں میں بھی اس کے لیے محبت جاگ گئی تھی۔۔۔

لیکن آج بھی اسے اپنی ماں کی اس بات سے اختلاف تھا۔۔۔ کہ بیٹا رنگ کالا ہونے سے کچھ نہیں ہوتا بس دل کالا نہیں ہونا چاہیے کہ اس نے تو خوبصورت چہروں کے ساتھ آج بھی کالے دل ہی دیکھے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں زریں سکندر۔۔۔ سکندر خان کی اہلیہ۔۔۔ ویسے تو مجھے زندگی سے کوئی گلہ نہیں مگر۔۔۔ میری بہن فرزانہ جو کہ مجھ سے دو سال بڑی ہے۔۔۔ اس کی وجہ سے ہمیشہ میرا سکون برباد ہوتا رہا۔۔۔ اور آج بھی جس آگ میں میں جل رہی ہوں وہ سب اسی کی وجہ سے ہے۔۔۔

مجھے میرے رب نے سب کچھ عطاء کیا۔۔۔ ایک اچھا شوہر۔۔۔ بیٹا اور زندگی کی ہر خوشی۔۔۔ لیکن مجھے وہ خوشی نصیب نہ ہو سکی جس کی مجھے خواہش تھی۔۔۔ لوگ میری تعریف کرتے مگر جیسے ہی میری بہن سامنے آ جاتی تو لوگ مجھے نظر انداز کر کے۔۔۔ بس اسی کی طرف متوجہ ہو جاتے ایسا نہیں تھا کہ میں خوبصورت نہیں تھی یا میرے اندر سلیقہ نہیں تھا۔۔۔ مگر میری بہن ہر معاملے میں مجھ سے سبقت لے جاتی۔۔۔۔

اور انتہا تو تب ہوئی جب اس نے میری اس محبت کو بھی ہتھیالیا

جس کے خواب میں نے بچپن سے دیکھے تھے۔۔۔ میں نے جب رئیس خان سے اپنی محبت کا اظہار کیا تو۔۔۔ اس نے صاف کہہ دیا کہ وہ فرزانہ سے محبت کرتا ہے۔۔۔ اور اس کے علاوہ کسی سے بھی شادی نہیں کرے گا۔۔۔ تو میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔ میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں فرزانہ اور رئیس دونوں کو ہی آگ لگا دوں۔۔۔۔۔

میری بہن فرزانہ کی منگنی رئیس خان سے ہو گئی اور پھر میرے لیے بھی بہت اونچے گھرانے سے رشتہ آیا۔۔۔ یوں تو میں خفا تھی اور شادی کے لیے رضامند نہیں تھی۔۔۔ مگر پھر گھر والوں کے سمجھانے پر شادی کے لیے راضی ہو گئی۔۔۔ میرے شوہر نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے پسند کرتے تھے۔۔۔ ان کے بقول انہوں نے مجھے ایک

Posted On Kitab Nagri

شادی میں دیکھا تھا اور اپنا دل ہار بیٹھے تھے۔۔۔ ساری دنیا کے مرد بھی مجھ سے اظہار محبت کرتے ناں تب بھی مجھے وہ خوشی نہ ہوتی جو ریمیں کی محبت سے ملتی۔۔۔ بہر حال میرے دل کی آگ ٹھنڈی ہونی تھی اور نہ ہوئی۔۔۔ اور اس انتقام کی آگ نے مجھے کبھی سکون سے سونے بھی نہیں دیا۔۔۔ اور اب یہ وقت آچکا ہے کہ میں اس سے اپنا بدلہ لوں۔۔۔

میں اسد سکندر خان۔۔۔ سکندر خان کا بیٹا۔۔۔ میں وہ انسان ہوں جس نے اپنی عزت نفس کی خاطر اپنی محبت کو چھوڑ دیا۔۔۔ اور پھر میرے ساتھ وہ ہوا جس کے میں قابل تھا۔۔۔ اب صرف اور صرف پچھتاوے ہی میرا مقدر ہیں۔۔۔

وہ کسی دوست سے ملنے جا رہا تھا۔۔۔ کہ اچانک اسے ایک کال موصول ہوئی۔۔۔ جسے سننے کے بعد اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔

اسے سامنے آتی گاڑی بھی دکھائی نہ دی اور اس نے اپنی گاڑی دوسری گاڑی میں ماری۔۔۔ خوش قسمتی سے وہ خود تو بیچ گیا مگر دوسری گاڑی میں موجود ہستی اس زبردست حادثے کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اسے کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔ اور اس نے اپنی گاڑی ریورس کرتے ہوئے۔۔۔ واپسی کی راہ لی۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ۔۔۔ اس کی گاڑی کا نمبر نوٹ ہو چکا تھا۔۔۔

ہیلو اسد۔۔۔ ہاں کیسی ہو شائستہ۔۔۔ اسد نے خود کو مصروف ظاہر کیا تھا۔۔۔ میں تو ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسے ہو۔۔۔ بالکل حال احوال نہیں کرتے۔۔۔ کیا مجھ سے محبت نہیں رہی اب تمہیں۔۔۔ وہ اب اسد سے گلہ

Posted On Kitab Nagri

کرنے لگی تھی۔۔۔ نہیں میری جان وقت ہی نہیں ملتا بس۔۔۔ کاروبار کی ساری ذمہ داری مجھ پر جو ہے پاپا امریکہ میں ہیں۔۔۔ میں ہی ہوں جسے دیکھنا ہے یہ سب۔۔۔ میں پھر تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔ اسد نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔ بنا جواب کا انتظار کئے۔۔۔ اور وہ جو برسوں سے جس محبت کے لیے ترس رہی تھی۔۔۔ اسے وہ اسد میں بھی کہیں دور دور تک نظر نہ آتی۔۔۔۔۔ بہت دکھی ہو جاتی جب اسد ایسے لا پرواہ ہو جاتا۔۔۔۔۔

یا اللہ میرے نصیب میں سچی محبت ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔
وہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اس کی یوں تو پسند کی شادی تھی۔۔۔ اور اسے کوئی دکھ یا تکلیف نہیں تھی۔۔۔ مگر جب شادی کے بعد اس کے شوہر یعنی رئیس خان نے اسے بتایا کہ اس کی بہن نے رئیس سے شادی کی خواہش کی تھی۔۔۔ تو اس کے تو پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی بہن زریں کو اگر کوئی چیز نہیں ملتی تھی تو وہ اسے کسی اور کا بھی نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔ کیا ہوا کن سوچوں میں ہو

رئیس خان نے فرزانہ کی توجہ اپنی طرف دلائی۔۔۔ کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔ میں تو تمہارا ہی ہوں ناں۔۔۔ تم سے محبت ہے مجھے اور کس کی مجال ہے کہ مجھے تم سے دور کر دے ہاں۔۔۔ وہ فرزانہ سے سوال کرنے

Posted On Kitab Nagri

لگے۔۔۔۔۔ فرزانہ بس ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔ وہ کیا کہتی اپنے شوہر سے کہ وہ جتنا اپنی بہن کو جانتی ہے کوئی اور نہیں جانتا

امی امی۔۔۔ وہ حواس باختہ سا چلا رہا تھا۔۔۔۔۔
اس کی ماں پریشان سی اپنے بیٹے کے پاس آئی تھیں۔۔۔۔۔
کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔ زریں نے اپنے بیٹے کو یوں پریشان دیکھا تو پوچھنے لگیں۔۔۔۔۔
وہ شائستہ کا ایکسٹنٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ بہت بری حالت ہے اس کی
اوہ اچھا کیسے۔۔۔۔۔ امی وہ گاڑی میں جا رہی تھی تو کسی دوسری گاڑی نے اسے بری طرح ہٹ کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ
خود بھاگ گیا۔۔۔۔۔
یوں تو وہ بہت خوش تھیں مگر اپنے بیٹے پر یوں ظاہر کر رہی تھیں کہ انہیں بہت دکھ ہوا ہے۔۔۔۔۔ آج تو زریں
سکندر کے انتقام لینے کا دن تھا۔۔۔۔۔ آج تو ان کی برسوں کی خواہش پوری ہونے والی تھی۔۔۔۔۔
ویسے تو پہلے بھی زریں نے اپنی بہن کی زندگی جہنم بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔ مگر آج تو جیسے اسے
رو برو آکر اپنی بہن سے بدلہ لینے کا موقع مل چکا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی خطا سرزد ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

میں نے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے۔۔۔ ہمیشہ تجھ سے گلہ کیا۔۔۔ تیری دی ہوئی رحمتوں کی قدر کرنے کی بجائے ہمیشہ ان سے منہ موڑ لیا۔۔۔ تو مجھے معاف کر دے کہ اب میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔۔۔ وہ زار و قطار رو رہے تھے۔۔۔ کہ انہیں آج اپنے کئے پر شرمندگی تھی۔۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ جب ہسپتال میں تھا۔۔۔ تو اسے ایک کال موصول ہوئی۔۔۔۔۔
جی آپ کون۔۔۔ اس سے گاڑی کا نمبر پوچھا گیا تھا۔۔۔ جی یہ میری ہی گاڑی کا نمبر ہے۔۔۔ آپ فوراً پولیس اسٹیشن پہنچیں۔۔۔ کیوں خیریت۔۔۔ اس کے پوچھنے پر اسے بتایا گیا کہ آپ نے ایک دوسری گاڑی کو مارا تھا اور آپ بھاگ گئے تھے۔۔۔ اب فوراً سے ہسپتال پہنچیں۔۔۔ اور اب اسے یاد آیا کہ اسے گاڑی چلانے کے دوران جب فون آیا تو اس کو کسی چیز کا ہوش نہیں رہا تھا۔۔۔ کیونکہ فون محلے کی ایک عورت نے کیا تھا۔۔۔ کہ وہ عورت جب اس کے گھر بیٹھی تھی تو اس کی ماں دل میں درد ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔۔ شاید دل کا ٹیک ہوا تھا اس کی ماں کو۔۔۔ وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔۔
کہ اس کا اس کی ماں کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔
اور اب وہ محلے کی عورت کو اپنی ماں کے پاس چھوڑ کر پولیس اسٹیشن روانہ ہو گیا تھا کہ اب اس کی ماں کی حالت کافی بہتر تھی۔۔۔ آپ نے جنہیں مارا ہے ان کی حالت کافی تشویشناک ہے۔۔۔ یہ سن کر اسے بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ایک دوست کو کہہ کر ضمانت کروائی اور ان لوگوں کا نمبر لیا تھا۔۔۔ جس گاڑی کو اس نے ہٹ کیا تھا۔۔۔ اگر انہوں نے آپ کو معاف کر دیا تو ٹھیک ورنہ آپ کو سزا بھگتنی ہوگی۔۔۔۔۔ جی سر میں ان سے خود بات کروں گا۔۔۔

اسد اور اس کی ماں ہسپتال پہنچے تھے۔۔۔ شائستہ کی ماں اپنی بہن کے گلے لگ کر رونے لگیں۔۔۔ دیکھو نہ میری بچی کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ بس بہن صبر کرو۔۔۔ اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔ وہ اپنی بہن کو جھوٹی تسلی دینے لگیں۔۔۔ سنو تو سہی میری بچی کی ٹانگوں کی ہڈیاں بہت جگہ سے فریکچر ہوئی ہیں۔۔۔ پتہ نہیں چل بھی سکے گی

Posted On Kitab Nagri

یا نہیں۔۔۔۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کو ٹھیک ہونے میں چھ سے سات مہینے لگ سکتے ہیں۔۔۔۔ پتہ نہیں سچ کہتے ہیں یا جھوٹ۔۔۔۔ وہ پھر سے رونا شروع ہو گئی۔۔۔۔ اور وہ اپنی بہن کو روتا دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھیں کہ اب تو صحیح وقت تھا بدلہ لینے کا۔۔

شائستہ کے والد ایک بہت اچھے انسان تھے۔۔۔ ان کی فرزانہ سے پسند کی شادی تھی۔۔۔ اور وہ انہیں پا کر بہت خوش تھے کہ انہوں نے جس سے محبت کی اسے پالیا۔۔۔۔ پھر وہ جب ایک بیٹی کے باپ بن گئے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔۔۔۔ لیکن رئیس کی والدہ اور بہنوں نے بیٹی پیدا ہونے پر زیادہ خوشی کا اظہار نہ کیا۔۔۔۔۔۔ بہر حال وہ پھر بھی بہت خوش تھے۔۔۔۔ لیکن پھر ایک بعد دوسری، تیسری اور پھر چوتھی بیٹی۔۔۔۔ اب تو ان کو طعنوں کے سوا اور کچھ نہ ملتا۔۔۔۔ رئیس کی ماں اور بہنیں کہتیں بیٹا تو بیٹا ہوتا ہے وہی تو سہارا ہوتا ہے۔۔۔۔ بیٹیاں تو کمزور ہوتی ہیں۔۔۔۔ اور ویسے بھی نسل تو بیٹیوں سے ہی چلتی ہے ناں۔۔۔۔ اور یہ سب سن کر رئیس کا دل اپنی بیوی اور بیٹیوں سے برا ہو جاتا یہاں تک کہ چوتھی بیٹی کی پیدائش پر رئیس نے خود فرزانہ سے کہہ دیا دیکھو تمہاری بہن کا بھی تو بیٹا ہے نہ اور ایک تم ہو کہ مجھے ایک بیٹا تک نہ دے سکی۔۔۔۔ بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔۔ تم سے شادی کر کہ۔۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ فرزانہ اور رئیس کے درمیان فاصلے بڑھتے چلے گئے۔۔۔۔ اب اگر رئیس اپنی بیٹیوں کے سر پر ہاتھ رکھنے کا بھی سوچتے تو انہیں لوگوں کے طعنے یاد آتے اور پھر بیٹیوں کی طرف ان کا شفقت بھرا بڑھتا ہاتھ وہیں رک جاتا۔۔۔۔ اور پھر وہ اپنی ذات تک محدود ہو کر رہ گئے۔۔۔۔ فرزانہ اکثر اپنی بیٹیوں کے بارے میں سوچتی تو وہ

Posted On Kitab Nagri

پریشان ہو جاتیں۔۔۔۔۔ کہ ان کا اپنا باپ ہی ان کی طرف نہیں دیکھتا تو وہ کسی اور سے کیا امید کرتیں بھلائی کی

۔۔۔

اور دوسری طرف ان کی بہن زریں نے ان کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جب بھی آتی یہی کہتی دیکھو مجھے اللہ نے
پیٹا دیا ہے۔۔۔ تمہارا بھی کم از کم ایک پیٹا ہی ہو جاتا۔۔۔ جو اپنی بہنوں کا سہارا بن جاتا۔۔۔ بہانے بہانے سے کچھ
نہ کچھ ایسا کہہ جاتی کہ وہ کئی دنوں تک جلتی رہتیں۔۔۔ اور پھر وہ اپنی بے سکونی کا سبب اپنی بیٹیوں کو سمجھنے لگتیں
۔۔۔ گھر کا ہر فرد گھر میں بہت زیادہ سکون کی وجہ سے بے سکونی کا شکار رہنے لگا۔۔۔

وہ آج ہاتھ جوڑے اپنی بیوی کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔
فرزانہ مجھے معاف کر دو۔۔۔ اللہ نے میرے گھر رحمتیں بھیجیں۔۔۔ مگر میں نے ان سے منہ موڑا۔۔۔ ان کی نا
قدری کی۔۔۔ تمہیں ہمیشہ ذلیل کیا۔۔۔ دیکھو نہ آج میری بیٹی کس حال میں پڑی ہے۔۔۔ یہ سب میری
ناشکری کا نتیجہ ہے۔۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ میرا اللہ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔۔۔۔۔
وہ کیا کہتیں اپنے شوہر کے ہاتھ تھامے وہ زار و قطار رو رہی تھیں۔۔۔۔۔

آج اس تکلیف کے وقت میں انھیں یہ خوشی ملی تھی کہ ان کے شوہر ان کی طرف واپس لوٹ آئے تھے۔۔۔
آپ اپنی بیٹیوں سے محبت کرتے ہیں نا۔۔۔ وہ یہ سب پوچھتے ان کی طرف بے یقینی سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔
ہاں ہاں میں بہت محبت کرتا ہوں اپنی بیٹیوں سے بھی اور تم سے بھی بس ذرا غافل ہو گیا تھا۔۔۔ میں نے اللہ

Posted On Kitab Nagri

سے معافی مانگی ہے۔۔۔ وہ مجھے معاف کر دے گا ناں۔۔۔ وہ اپنی بیوی سے ایسے سوال کرنے لگے۔۔۔ ہاں بالکل وہ بہت غفور الرحیم ہے۔۔۔۔
وہ اپنے شوہر کو تسلی دینے لگیں۔۔۔ ہماری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی۔۔
میں نے اس کے لیے بہت سی دعائیں مانگی ہیں۔۔۔ انھیں بہت امید تھی اس کے ٹھیک ہونے کی۔۔۔ جی ان شاء اللہ وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھیں۔۔۔۔

ان کی بیٹی گھر آچکی تھی۔۔۔ مگر آج ان کا گھر صرف گھر نہیں تھا۔۔۔ خوشیوں کا گہوارہ تھا۔۔۔ آج رئیس خان نے اپنی بیٹیوں سے بھی معافی مانگی تھی۔۔۔ اور اب انھیں بیٹیوں کو پا کر کوئی ملال نہیں تھا۔۔۔ کہ وہ جان گئے تھے کہ بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں۔۔۔ جو ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتیں۔۔۔۔

شائستہ کی رپورٹس آگئی تھیں۔۔۔ اور وہ رپورٹس اسد اور زریں لے کر آئے تھے۔۔۔ اس رپورٹ کے مطابق شائستہ اس حادثے کی وجہ سے کبھی ماں نہیں بن سکتی تھی۔۔۔ اور زریں نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی شائستہ سے نہیں کریں گی۔۔۔ کہ ان کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہ اس کی شادی کسی ایسی لڑکی سے نہیں کر سکتیں جو اولاد کی خوشی ہی نہ دے سکے۔۔۔ لحاظہ وہ اس رشتے کو ختم کرنے آئی تھیں۔۔۔۔
کچھ تو رحم کرو۔۔۔ فرزانہ رو رہی تھیں۔۔۔۔
کیا رحم کروں۔۔۔ اپنے بچے کی خوشیاں قربان کر دوں۔۔۔۔
میری بچی غم سے مر جائے گی۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو میں کیا کروں۔۔۔ بہن تم جانو اور تمھاری بیٹی۔۔۔ وہ یہ سب کہہ کر جا چکی تھیں۔۔۔۔
گھر پہنچ کر اسد ماں کے قدموں میں گر گیا تھا۔۔۔ پلیرامی آپ کو خدا کا واسطہ ہے ایسا نہ کریں۔۔۔ میں شائستہ
سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ میں اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔
ٹھیک ہے پھر جاؤ اس سے کر لو شادی لیکن پھر میں تم سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گی۔۔۔ یہ سمجھ لینا کہ میں
تمھارے لیے مر گئی اور تم میرے لیے۔۔۔ امی ایسا تو مت کہیں۔۔۔ ٹھیک ہے آپ جیسا چاہتی ہیں ویسا ہی ہوگا
۔۔۔ وہ اداس دل کے ساتھ گھر سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔
ہیلو۔۔۔ کسی انجان نمبر سے کال آئی تھی۔۔۔ کون فرزانہ نے پوچھا
اسلام و علیکم۔۔۔ میں افنان صدیقی۔۔۔ میری گاڑی سے غالباً آپ کی بیٹی کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔
آپ جو چاہیں مجھے سزا دیں مجھے قبول ہے۔۔۔ وہ یہ سب سن کر رونے لگی تھیں۔۔۔ بیٹا آپ کو سزا دے کر
میرے غم کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔
اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے تو اس نے فون اپنی ماں کو دے دیا۔۔۔ بہن ہم آپ کے گھر آنا چاہتے
ہیں۔۔۔ افنان کی ماں نے ان سے گھر آنے کی اجازت مانگی تھی۔۔۔ آپ اپنا ایڈریس دے دیں
www.kitabnagri.com

وہ دونوں ماں بیٹا ان کے گھر میں موجود تھے۔۔۔ اس دن جب یہ حادثہ ہوا۔۔۔ مجھے اچانک دل کا اٹیک ہوا تھا
۔۔۔ میرے بیٹے نے جان بوجھ کر یہ سب نہیں کیا۔۔۔ آپ جو چاہیں گی وہی ہوگا
نہیں بہن اس حادثے کی وجہ سے میری بیٹی کی زندگی برباد ہو گئی۔۔۔ اور اب اس کا رشتہ بھی ٹوٹ گیا۔۔۔۔
جانے میری بچی کی قسمت میں کیا لکھا ہے۔۔۔ فرزانہ افسوس سے کہنے لگیں

Posted On Kitab Nagri

آپ اگر برانہ مانیں تو میں اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگتی ہوں۔۔۔ افنان کی ماں نے فرزانہ سے
شائستہ کے رشتے کا کہا تھا
لیکن۔۔۔ فرزانہ کچھ کنفیوژ ہو گئیں

بس آپ بتائیں اگر راضی ہیں تو۔۔۔ افنان کی ماں نے سوالیہ نظروں سے فرزانہ کو دیکھا۔۔۔ نہیں میں نے آپ
کو پوری بات نہیں بتائی۔۔۔ میری بیٹی اس حادثے کی وجہ سے کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔ کوئی بات نہیں آنٹی
۔۔۔ میں پھر بھی اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں
یہ سب میری وجہ سے ہوا تو میں ہی اس کازالہ کروں گا۔۔۔

یہ صرف وقتی ہمدردی نہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ آخری دم تک اس کا خیال رکھوں گا کبھی اس سے بے وفائی
نہیں کروں گا۔۔۔ بس آپ اپنی بیٹی سے پوچھ لیں۔۔۔

جی میں اپنے شوہر اور بچوں سے مشورہ کر کہ آپ کو بتا دوں گی

رہیں اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے وہ اپنی بیٹی کے لیے دوائیں لینے کے لیے ابھی نکلنے ہی لگے تھے کہ ان
لوگوں کا فون آیا تھا۔۔۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ لوگ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو
سن لو ورنہ ہم نے انہیں معاف کر دیا ہے۔۔۔ وہ گھر آنا چاہ رہے ہیں۔۔۔ فرزانہ نے انہیں بتایا تھا۔۔۔ ٹھیک ہے
آجائیں۔۔۔ جب تک وہ آئیں گے میں بھی گھر پہنچ جاؤں گا رہیں یہ کہہ کر گھر سے نکل گئے۔۔۔ لیکن قریب
کے میڈیکل سٹور سے کچھ دوائیں نہ ملنے پر وہ بازار کی طرف نکل گئے تھے۔۔۔ اور پیچھے سے وہ لوگ ان کے گھر
پہنچ گئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ رئیس گھر پہنچ گئے۔۔ جب فرزانہ نے سارا معاملہ ان کے گوش گزار کیا تو وہ کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئے۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

آپ ہماری بیٹی سے مل لیں اگر وہ رضامند ہوئی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ فرزانہ اور ان کے شوہر نے رشتہ دینے کی رضامندی ظاہر کر دی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

افنان اس کے سامنے آیا تھا اور سب کچھ شائستہ سے کہہ دیا۔۔۔۔
شائستہ اسے دیکھ کر حیران تھی کہ بات کرتے ہوئے اس شخص نے ایک بار بھی اسے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔۔
میں راضی ہوں مگر آپ وعدہ کریں کہ کبھی مجھ سے بے وفائی نہیں کریں گے۔۔۔۔
ٹھیک ہے۔۔۔۔ اور میری بھی ایک شرط ہے۔۔۔۔ افنان نے اب بھی نظر اٹھائے بغیر ہی بات کی تھی۔۔۔۔
شائستہ نے حیرانگی سے پوچھا کیسی شرط۔۔۔۔ میں جہیز نہیں لوں گا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ شائستہ کچھ بولنے ہی لگی کہ
افنان نے دوبارہ بولنا شروع کر دیا۔۔۔۔ آپ اگر اپنے پہننے کے کپڑے وغیرہ خریدنا چاہتی ہیں تو وہ آپ کی
مرضی ہے مگر باقی ضرورت کی ہر چیز میرے گھر میں موجود ہے۔۔۔۔ میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ جو
ماں باپ اپنی بیٹی مجھے دے رہے ہیں میں ان سے جہیز کے نام پر سامان لوں۔۔۔۔ میرے پاس الٹا کادیا سب کچھ
ہے۔۔۔۔ آپ لوگ مشورہ کر کے میری امی کو بتادیں کہ ہم نکاح کے لیے کب آئیں۔۔۔۔ وہ یہ سب بول کر جا
چکا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شائستہ اور اس کے گھر والے سب رضامند تھے۔۔۔۔
۔۔۔۔ مگر ممان سے کہیں کہ جب میں ٹھیک ہو جاؤں۔۔۔۔ پھر وہ آکر نکاح کر لیں وہ اپنی معذوری کی وجہ سے
پریشان تھی۔۔۔۔ میں نے کہا تھا مگر وہ کہتا ہے کہ تم اب اس کی ذمہ داری ہو۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ شائستہ اب بھی
مطمئن نہیں تھی

بیٹا اگر وہ لوگ اتنے خلوص سے کہہ رہے ہیں تو مان جاؤ۔۔۔۔
دنیا میں ہر چیز مل جاتی ہے سوائے خلوص کے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج نکاح تھا اور نکاح میں افنان اس کی ماں اور شائستہ کے گھر والے شامل تھے۔۔۔
۔۔ نکاح بہت سادگی سے ہوا تھا۔۔۔ نکاح کا حق مہر دس لاکھ تھا جو افنان نے اپنی مرضی سے لکھوایا تھا۔۔۔

شادی کے بعد افنان نے شائستہ کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔ اور شائستہ اپنے شوہر اور ساس کی محبت اور خلوص دیکھ کر حیران ہو جاتی تھی۔۔۔ اسے ڈاکٹر نے سات مہینے میں ٹھیک ہونے کا بتایا تھا۔۔۔
مگر وہ صرف پانچ مہینے میں ہی اپنے پیروں پر چلنے لگی تھی۔۔۔
یہ سب اس کے شوہر اور ساس کی محبت اور خلوص کا نتیجہ تھا

اس کی شادی کو آٹھ مہینے گزر چکے تھے۔۔۔ وہ آج یہی سوچ رہی تھی کہ اگر اس کے نصیب میں بھی اولاد جیسی نعمت ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔ اسے بہت کمزوری محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ اور آج تو جب وہ کھڑی ہوئی تو لگا کہ گر ہی جائے گی۔۔۔ فوراً اسے بیٹھ گئی۔۔۔ سر چکرار ہا تھا
www.kitabnagri.com
تو وہ لیٹ گئی۔۔۔ ساس کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اسے چکر آرہے ہیں۔۔۔ جب افنان گھر آیا تو وہ اسے ہاسپٹل لے گیا۔۔۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ انہیں اولاد کی نعمت ملنے والی ہے۔۔۔ وہ دونوں ہی بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ اور شائستہ کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شائستہ سے رشتہ ختم کرنے کے بعد اس کی خالہ نے اسد کی شادی اپنے جاننے والوں میں کر دی۔۔۔ اب انہیں بیٹے کی اولاد دیکھنے کا ارمان تھا۔۔۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اسد کی بیوی میں کوئی کمی نہیں اسد کو بھی ٹیسٹ کروانے پڑے۔۔۔ تو پتہ چلا کہ وہ خود کبھی باپ نہیں بن سکتا۔۔۔ اب وہ رو رہا تھا اس نے اپنی ماں سے کہا ہمیں اس کی بد دعائیں لگ گئی ہیں۔۔۔ آپ نے اس کے ساتھ ناجائز کیا اور اب اس کا خمیازہ مجھے بھگتنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔

شائستہ کے اسرار پر وہ دونوں اسی ہاسپٹل گئے جہاں کی رپورٹس آئی تھیں کہ شائستہ کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔ جب وہاں گئے تو وہ لوگ صاف مکر گئے کہ ہم نے ایسی کوئی رپورٹس نہیں دیں۔۔۔ اب شائستہ کو سب سمجھ آ چکا تھا کہ۔۔۔ یہ سب کیا دھرا اس کی خالہ کا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اس رشتے پر راضی نہیں تھیں۔۔۔ لیکن وہ اس سب پر شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ ایسے لوگوں میں جانے سے بچ گئی۔۔۔ کہ اگر وہ شادی کے بعد اسے چھوڑ دیتے۔۔۔ تو وہ کیا کر لیتی۔۔۔۔ اور انہیں لوگوں کی وجہ سے ہی تو اسے اتنا پیار کرنے والا شوہر ملا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسد نے شائستہ کو فون کر کے اس سے معافی مانگی تھی۔۔۔ شائستہ نے کہا کہ مجھے تمہارا ساتھ نہ ملنے پر کوئی پچھتاوا نہیں کہ تمہاری وجہ سے ہی مجھے اتنا اچھا شوہر ملا۔۔۔ بلکہ میں تو تمہاری شکر گزار ہوں۔۔۔

وہ واقعی اپنے رب کی بہت شکر گزار تھی۔۔۔ اور اب اسے اپنی ماں کو فون کر کہ یہ خوشخبری سنانی تھی کہ وہ نانی بننے والی ہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شائستہ اور افنان ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔ افنان نے کچھ بے یقینی سے شائستہ سے سوال کیا تھا۔۔۔ کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ پچھلے دس مہینوں سے یہی تو کر رہی ہوں۔۔۔ شائستہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔ تمہیں میرا رنگ کالا ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ افنان نے شائستہ سے سوال کیا

۔۔۔۔

رنگ کالا ہونے سے کچھ نہیں ہوتا بس دل کالا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

اور شائستہ کے اس جواب پر افنان کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔ شائستہ نے خفگی ظاہر کی۔۔۔۔

میری امی بھی یہی کہتی تھیں مگر مجھے ان کی بات اب سمجھ میں آئی ہے کہ واقع رنگ کالا ہونے سے کچھ نہیں ہوتا بس دل کالا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ اور وہ دونوں اس بات پر مسکرا دیئے کہ اب خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔۔۔۔

ختم شد

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595